https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فتحِ رحمانی

بہ دفعِ

کیدِ کادیانی

(سنِ تصنیف: 1896ء / ۱۳۱۴ھ)

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ مولانا مفتی **غلام دستگیر** ہاشمی دائم الحضوری
قریشی صدیقی نقشبندی حنفی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

www.aqaideahlesunnat.com/org/net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

www.aqaideislam.com/org/net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ وعلی الہ وصحبہ الذین راعوا عھدہ اما بعد عبدہ الحقیر محمد ابو عبدالرحمٰن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری کان اللہ لہ برادران دین اسلام کی خدمت میں اعلام کرتا ہے کہ فقیر ابتداء ۱۳۰۲ ہجری مقدسہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو دنیا پرست اور دین فروش جانتا ہے چنانچہ محض **ابتغاءً لمرضات اللہ** اس کی تردید میں حتی الامکان مصروفیت کر کے حضرات علماء حرمین محترمین زادھما اللہ تعالٰی حرمۃً وشرفاً سے اس کی کتاب براہین احمدیہ اور اشاعۃ السنہ ذی قعدہ وذی الحجہ ۱۳۰۱ء ومحرم ۱۳۰۲ جس میں اس کی تاویلیں تھیں بھیج کر استفتا کیا تھا کہ ایسا شخص جو اپنے الہام کو مترادف وحی انبیاء یعنی قطعی و یقینی جانتا ہے اور انبیاء سے کھلی کھلی برابری بلکہ بعض جگہ اپنے آپ کو انبیاء سے بڑھاتا ہے اس کا کیا حکم ہے اس پر حضرت مولانا مولوی محمد رحمت اللہ (کیرانوی) علیہ الرحمۃ نے (جو منجانب حضرت سلطان روم تجویز حضرت شیخ الاسلام کے ملقب بخطاب پایہ حرمین شریفین ہیں) فقیر کے رسالہ **رجم الشیاطین برداغلوطات البراھین** کی نقول کو مطابق اصل براہین کر کے لکھ دیا تھا کہ مرزا قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ پھر حضرات مفتیان حرمین شریفین نے بھی اس کے بارہ میں قادیانی شیطانی اور مسیلمہ کذاب وغیرہما الفاظ کو استعمال فرما کر رسالہ موصوفہ کی کمال تصدیق فرمائی ۱۳۰۵ھ میں واپس آیا جس کو فقیر نے بعد مدت دراز اس کی توبہ کے انتظار کے ۱۳۱۲ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کے صفر میں شائع کر کے اپنی سبکدوشی حاصل کر لی تھی پھر آخیر رجب ۱۳۱۴ میں مرزا جی نے رسائل اربعہ فقیر کو بھیج کر بشمولیت بہت سے علماء دین متین کے فقیر کو بھی مباہلہ کے واسطے قسمیں دے کر بلایا اور مباہلہ نہ کرنیوالوں کو ملعون بنایا فقیر نے بنظر صیانت عقائد عوام اہل اسلام مرزا جی کو قبولیت مباہلہ لکھ کر ۱۵ر شعبان تاریخ مقرر کر کے معہ اپنے دونوں فرزندزادوں کے ۳ شعبان کو وارد لاہور ہوا جس پر مرزا جی کی طرف سے حکیم فضل الدین لاہور میں آیا اور ایک مجمع عظیم کر کے مسجد ملا مجید میں فقیر پر معترض ہوا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب نے آپ کی یہ غلطی نکالی ہے کہ مباہلہ قرآنی میں صیغہ جمع ہے آپ تنہا کیونکر مباہلہ کر سکتے ہیں فقیر نے اسی مجمع میں اپنے رقعہ قبولیت مباہلہ سے اپنے فرزندوں کی شمولیت سے اپنا جمع ہونا ثابت کیا بلکہ اس وقت دونوں کو روبرو دکھلا دیا۔ جس پر مدعی مسیح موعود اور اس کے حواریوں کی غلطی مانی گئی تھی پھر ظہور اثر مباہلہ کے لئے جو مرزا جی نے ایک برس کی میعاد رکھی تھی اس کو فقیر نے بدلیل قرآن و حدیث اٹھانا چاہا اس پر حکیم مذکور اور مرزا جی نے ہٹ کیا۔ جس پر فقیر نے ۱۶ شعبان کو اشتہار شائع کر کے میعاد ۲۵ رشعبان ایزاد کی اور آخیر شعبان تک منتظر رہا بلکہ پانچ روز امرتسر میں جا کر مرزا جی کو بلایا وہ مباہلہ کے لئے نہ آئے اور اشتہار مورخہ ۲۰ شعبان بجواب اشتہار فقیر اس مضمون کا شائع کیا کہ تمام احادیث صحیحہ سے ظہور اثر مباہلہ کی میعاد ایک سال ثابت ہے اور میں مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میری تکفیر کرنے والے تقوی اور دیانت کو چھوڑتے اور مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں الخ۔ اس کے جواب میں فقیر نے پندرہ اکابر علمائے اہل سنت لاہور و قصور و امرتسر سے بدلیل قرآن و حدیث تصدیق کرایا کہ مباہلہ شرعی میں کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میعاد سال وغیرہ نہیں ہے مرزا قادیانی نے محض بغرض دھوکہ دہی جو اس کا جبلی وطیرہ ہے قید ایک سال لگائی ہے الخ اور فقیر نے رمضان مبارک میں اس کے اشتہار کی تردید میں بہت سی تصانیف مرزا قادیانی سے اس کے کھلے کھلے دعویٰ نبوت کے اور نیز توہین انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جو سبب ہے اس کی تکفیر کا ثابت کر دیئے ہیں اور ان شاء اللہ العزیز وہ تمام مضمون ایک کتاب موسوم بنام **"تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھرام"** میں شائع ہوں گے جس سے سب پر ظاہر و باہر ہو جائے گا کہ مرزا جی باوصف ان دعویٰ نبوت وتوہین انبیاء کے ہرگز کلمہ گو اور اہل قبلہ متصور نہیں ہیں **نعوذ باللہ من الحور بعد الکور** جب فقیر اخیر شعبان میں قصور میں آیا تو ابتدائے رمضان مبارک میں حضرت صاحبزادہ حافظ حاجی مولوی سید محمد شاہ صاحب قصوری نے ایک سال کی میعاد ظہور اثر مباہلہ کے واسطے قبول کر کے مرزا جی کو بہ ثبت دستخط قریب ایک سو مسلمانوں کے لکھ بھیجا کہ ایک عذاب تین قسم عذاب مباہلہ سرور عالم ﷺ سے مقرر کر دیں کہ ایک سال میں یہ معین عذاب ہوگا تو ہم سب لوگ آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے کے واسطے مولوی صاحب کو ہمراہ لے کر لاہور میں آ جائیں گے تاکہ قطعی فیصلہ ہو جائے اور روزمرہ کی اشتہار بازی ختم ہو اس پر بھی مرزا جی نے کچھ جواب نہ دیا اور حکیم فضل الدین نے سخت زبانی اور دریدہ دہانی سے سب کو منافق وغیرہ لکھ کر آخیر میں درج کیا کہ بدون شائع کرنے اشتہار کے مسیح موعود کوئی جواب نہ دیں گے جس سے بخوبی ثابت ہوا کہ مرزا جی اشتہاری ہیں اور مباہلہ سے بالکل فراری اور ہر تحریر میں دام تزویر پھیلاتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر افترا کر کے سادہ لوحوں کو پھنساتے ہیں **فالی اللہ مشتکی** طرفہ تریہ ہے کہ اسی مرزا نے اپنی الہامی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۹۵ تا ۵۹۷ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مباہلہ کے عدم جواز کو بڑی شد و مد سے ثابت کیا ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر بسبب درخواست مباہلہ کے سخت زبان درازی کی ہے اور ثمرہ مباہلہ کا مسلمانوں کا گھٹنا اور کافروں کا بڑھنا بیان کر کے مباہلہ کی درخواست کرنے والے مولویوں پر بے حیائی اور فتنہ انگیزی کا فتویٰ دیا ہے اب برخلاف اس کے مباہلہ کے لئے الہامی اشتہار جاری ہو رہے ہیں اب غور کرو کہ وہ پہلا الہام غلط تھا یا یہ دوسرا الہام غلط ہے اور باوصف اس کے مباہلہ کے میدان میں آنا اور راستبازی کا نمونہ دکھانا کہاں اور مرزا جی کہاں۔ سچ ہے" بے حیا باش ہر چہ خواہی کن"۔ الغرض رمضان مبارک کے اخیر عشرہ کے اخیر بحالت اعتکاف فقیر ایک چار ورقہ اشتہار مطبوعہ نرنکاری پریس لودیانہ مخاب مرزا حکیم رحمت اللہ[1] و جماعت مرزائیان لودیانہ معرفت مرزا فضل بیگ مختار قصور کے فقیر کو پہنچا۔

جس میں بڑے زور وشور سے مرزا قادیانی کے بالقاء ربانی مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کو آفتاب نصف النہار کی طرح ثابت مان کر منکرین کو بے علم مولوی وغیرہ وغیرہ ناشائستہ کلمات سے موصوف کر کے اس کی پیشانی پر (اشتہار صداقت آثار) لکھا ہے اور فی الواقع بتقلید ازالہ اوہام قادیانی کے از سر تا پا محض کذب و افترا سے کارروائی کی ہے چونکہ اس اشتہار میں اولاً و اصالتاً علما امرتسر و لودیانہ مخاطب ہیں اور ان کے جواب کی ان سے درخواست کی ہے اس لئے فقیر نے اس کے جواب میں تعویق کی اور کئی دوستوں کو اس کے بعض بہتانات پر مطلع کر کے اصل واقعہ پر اطلاع دی تھی اب ۱۲ شوال ۱۳۱۴ھ میں جو فقیر

---

[1] یہ رحمت اللہ نہ کوئی حکیم ہے اور نہ ملا ہے بلکہ ایک معمولی حیثیت کا بازاری جاہل بے علم محض اردو خواندہ ہے غالباً یہ اشتہار خود مرزا کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے جو اس کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک دینی کام کے انجام کو لودیانہ میں وارد ہوا تو سنا گیا کہ حضرات علماء لودیانہ کی طرف سے کسی مصلحت کے واسطے اس کا جواب نہیں دیا گیا اس پر غیرت دینی نے جوش دلایا کہ ان جعلسازوں اور افتراپردازوں کا بقدر ضرورت ضروری جواب شائع کرنا بلکہ مرزا کے تین سو تیرہ (۳۱۳) حواری مندرجہ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم کو پہنچانا لازم ہے تاکہ ان کی بواقعی تبکیت اور عجز ثابت ہو اور یہ عذر نہ رہے کہ کسی نے اس مسیح کاذب کے دلائل کو نہیں توڑا۔ **واللہ ھو الھادی** یہ کیسی ہٹ دھرمی ہے کہ عرباً و عجماً مرزاجی کی بواقعی تردید شائع ہو رہی ہے اور مرزائی یہ کہتے جا رہے ہیں کہ کسی نے ان کے دلائل توڑ کر نہیں دکھائے لیجئے اب آپ کے دلائل اشتہار جو تمام دلائل کا خلاصہ ہیں اور جس کے جواب کی مرزائی کمال اصرار سے طلبگار ہیں بطور قال اقول کے توڑ کر دکھلاتا ہوں اور دانشمندوں کے لئے تبصرہ بناتا ہوں اگر ہادی حقیقی نے چاہا تو کوئی مرزائی بھی راہ راست پر آجائے گا **واللہ ھو الموفق**.

قولہ: اور آنے والے مسیح اور مہدی کا ایک ہی ہونا جیسا کہ حدیث **لامھدی الا عیسٰی** سے ثابت ہے صفحہ (۱) سطر ۹،۸)

اقول: خود مرزاجی نے بھی رسالہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۶۸ کی سطر ۵ میں لکھا ہے کہ **لامھدی الا عیسٰی بن مریم** اور نیز صفحہ ۵۸۱ کی سطر ۱۲ میں اسی ازالہ کے لکھا ہے اس حدیث کے معنی کہ **لامھدی الاعیسٰی** یہ کئی ہیں الخ پس مرزاجی اور مرزائیوں کی اس حدیث کا جواب ہم ان کی ہی مسلمہ بڑی معتبر اہل حدیث کی کتاب **مجمع بحار الانوار**

---

۱ اللہ تعالٰی جزاء خیر عطا کرے خواجہ احمد شاہ صاحب تاجر لدھیانہ کو جنہوں نے اس امر خیر کی کفالت کی حق تعالٰی انجام بخیر کرے آمین ۱۲ منہ عفی عنہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے ہی لکھتے ہیں جس کی تعریف و مستند ہونا اس کے اسی اشتہار کے صفحہ ۲ سطر اخیر میں تحریر ہے اور وہ جواب یہ ہے کہ صاحب **مجمع بحار الانوار** اس کے خاتمہ کے صفحہ ۵۱۹ سطر ۲ میں لکھتے ہیں **الصغانی لامهدی الاعیسیٰ ابن مریم موضوع** یعنی مرزائیوں کے معتبر محدث نے ایک اور کمال معتبر محدث کی سند سے لکھا ہے کہ یہ حدیث کہ مہدی اور مسیح ایک ہی ہے موضوع یعنی بناوٹی ہے اب یہ امر سب پر ظاہر ہے کہ موضوع حدیث کی سند سے کوئی حکم ثابت کرنا حرام اور بالکل ناروا ہے اور موضوع حدیث بنانے والا جہنمی ہوتا ہے علاوہ اس سے سنن ابن ماجہ کے حاشیہ ۳۰۲ میں ذہبی کی میزان سے اس حدیث کا منکر ہونا اور تہذیب سے غریب ہونا اور حضرت امام شافعی استاذ محدثین کا رویا میں فرمانا کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ باندھا ہے میں نے ہرگز اس حدیث **لامهدی الا عیسیٰ ابن مریم** کی روایت نہیں کی ہے یہ تمام مراتب نقل کر کے یہ بھی تصریح کی ہے کہ حضرت امام مہدی کے تشریف لانے کی حدیثیں اصح الاسناد ہیں اور اخیر میں زجاجہ حاشیہ ابن ماجہ کا نام لکھا ہے پس سخت افسوس ہے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کی ہمت پر کہ ایسی موضوع و منکر و غیرہا حدیث سے استناد کر کے حضرت مہدی کے وجود مسعود سے جس کے تمام اولیاء و علماء ربانیین بلکہ جمیع مومنین معتقد ہیں منکر ہو کے مہدی اور عیسیٰ کو ایک ہی بنا کر مرزا قادیانی کی جعلی مہدویت و عیسویت پر ایمان لے آئے اور جمہور کیا جمیع اہل اسلام خاص و عام سب کے برخلاف ایک نیا عقیدہ گھڑ لیا اور مصداق **من شذ شذ فی النار** کے ہو گئے **والعیاذ باللہ من ذلک** پھر اسی اشتہار کے صفحہ ۲ سطر ۱۰ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی سند آیت سورۂ مائدہ کے اخیر کی بدیں عبارت نقل کی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: کہ جب اللہ تعالیٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا کہ کیا تو نے اپنی امت کو شرک کی تعلیم دی تھی تو وہ کہیں گے یا الٰہی جب تک میں ان میں زندہ رہا تو توحید ہی سکھاتا رہا لیکن **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ** یعنی جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے جب ہی تو ان کی امت بگڑی انتہی بلفظہ

اقول: اس جگہ آیت قرآنی میں مشتہرین نے سخت بے ایمانی کی ہے کہ اپنی طرف سے لفظ زندہ رہا قرآن مجید کے ترجمہ میں بڑھا دیا ہے دیکھو فرقان حمید میں فرمان ہے **وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم** یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حکایت ہے کہ اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا۔ پس زندہ کا لفظ بڑھانا قرآن محفوظ کی تحریف نہیں تو اور کیا ہے پھر **مادمت فیهم** کے پیچھے جو فقرہ (تو توحید ہی سکھاتا رہا) جو لکھا ہے تو یہ بھی تحریف قرآنی ہے کیونکہ **علمتهم التوحید** فقط یا **ماعلمتهم الا التوحید** قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں ہے جس کا یہ ترجمہ لکھا ہے پھر لیکن کا لفظ بڑھانا اور **توفیتنی** کے ترجمہ میں تو نے مجھے وفات دی لکھنا یہ سب قرآن مجید میں تصرف بیجا نہیں تو اور کیا ہے کیونکہ کسی تفسیر یا ترجمہ قرآن مجید میں **توفیتنی** کے معنی موت کے نہیں لکھے بلکہ آسمان کی طرف اٹھانے کے لکھے گئے ہیں اور اگر برخلاف تصریح تفاسیر و تراجم مان بھی لیں کہ اس کے معنی فوت کرنے کے ہیں تب بھی حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے اس وقت فوت ہونے پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتی ہے کیونکہ یہ واقعہ سوال و جواب کا بروز قیامت ہوگا چنانچہ خود مشتہرین نے اسی ترجمہ میں پوچھے گا اور وہ کہیں گے مستقبل کے لفظ لکھے ہیں پس قیامت کے دن سے پہلے تو حضرت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہما السلام آسمان سے اتر کر دنیا میں اپنی عمر پوری کر کے وفات پا ہی چکے ہوں گے تو قیامت کو ان کا یہ لفظ **توفیتنی** کا فرمانا اس وقت کی ان کی موت پر دلیل لا نا نری دیوانگی نہیں تو اور کیا ہے اب جائے غور ہے کہ ایسے سخت بے علم قرآن مجید میں تحریف کرنے والے اگر اپنے مخالف دیندار باوقار فاضلوں کو بے علم مولوی وغیرہ لکھ دیں تو کیا بعید ہے۔

گزار بسیط زمیں عقل منعدم گردد　　　بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم۔

رہا یہ جو ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰۲ میں لکھا ہے کہ آیت **فلما توفیتنی** سے پہلے یہ آیت ہے **واذقال اللہ یعیسی انت قلت للناس** الخ اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا الخ تو اس کا جواب یہ ہے کہ **اولاً**: یہ مجددیت اور مہدویت اور عیسویت کا ادعا کرنے والا سخت بے علم ہے جس نے فقرہ آیت یاعیسی **ابن مریم ء انت قلت للناس** الآیۃ میں چار فاحش غلطیاں کی ہیں **اول یعیسٰی** موصول کو یاعیسے مفصول لکھدیا ہے **دوم** لفظ **ابن مریم** کو درمیان سے سقط ہی کر دیا ہے **سوم ءانت** جو ہمزہ مقدم بالف سے مرسوم ہوتا ہے اس کو **اانت** دونوں الفوں سے لکھ دیا ہے **چہارم الایۃ** کی جگہ یہ قرآن مجید کے فقرہ آیات کے پیچھے لکھا جاتا ہے الخ لکھ دیا ہے۔ **ثانیاً**: **قال** اور **اذ** کی دلیل سے زمانہ ماضی کا قصہ بنانا قرآن مجید کی سخت مخالفت ہے کیونکہ **واذقال اللہ یعیسی ابن مریم** سے اوپر کا رکوع **یوم یجمع اللہ الرسل الآیۃ** (یعنی جس دن خدا رسولوں کو جمع کرے گا ۱۲۔) سے شروع ہوتا ہے اور مابعد اس کے **قال اللہ ھذا یوم ینفع الصٰدقین صدقھم الآیۃ** (کہے گا خدا یہ دن ہے کہ فائدہ دے گا سچوں کو سچ ان کا) وارد ہے جو صاف اور صریح دلیل ہے اس پر کہ یہ واقعہ قیامت کے دن کا ہے اسی واسطے سوا سدی مفسر کے جمیع مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ واقعہ قیامت کو ہوگا اور لفظ **اذ** کا بھی شافی جواب مفسرین نے دیا ہے کہ **اذ** بمعنی **اذا** قرآن مجید

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

میں موجود ہے **ولو تری اذ فزعوا** بمعنی **اذافزعوا** (اور تو دیکھے جب ڈریں گے ۱۲۔)

پھر راجز نے کہا ہے **ثم جزاک اللہ عنی اذ جزی جنات عدن فی السمٰوٰت العلیٰ** (پھر خدا میری طرف سے تجھے بدلہ دے جب بدلہ دے گا بہشتوں عدن کا اونچے آسمانوں میں۔) اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں **اذ** مستقبل کے واسطے ہیں تفسیر خازن وغیرہ میں دیکھو۔ **ثالثاً**: مرزاجی نے اپنے منہ سے دعویٰ تو کر دیا کہ زمانہ ماضی کا واقعہ ہے مگر یہ تو نہ لکھ سکے کہ وہ ماضی کا زمانہ کونسا تھا افسوس پر افسوس ہے کہ اس مدعی مسیحیت کو قرآن کی مخالفت اور معتبر مفسرین کی معاندت سے کچھ بھی خوف وحیا نہیں ہے سچ ہے **الحیاء من الایمان**۔

رابعاً: پھر اسی ازالہ کے صفحہ ۶۰۲ کے اخیر جو تحریر ہے کہ اور حدیثیں بھی اس کی **مُصَدِّق** ہیں کہ موت کے بعد قبل از قیامت بھی بطور باز پرس سوالات ہوا کرتے ہیں انتہی بلفظہ تو یہ بھی اس شخص کی دھوکہ دہی ہے جس پر یہ مجبول ہے بندۂ خدا حدیثوں کا لفظ جمع لکھنا اور ایک حدیث بھی سنداً بیان نہ کرنی یہ بھی کچھ لیاقت کی بات ہے آپ کا مطلب تو ایسی ویسی ہی حدیثوں سے نکلتا ہے کہ **لامھدی الا عیسٰی ابن مریم** پھر اس سے بھی لفظ **ابن مریم** کو ساقط کر دینا اور حضرت مسیح ابن مریم علی نبینا وعلیہما السلام کے نزول کی صحیح وصریح تر حدیثوں کی تاویلات بعیدہ اور تسویلات غیر سدیدہ لکھ کر حق تعالیٰ پر افترا اور جھوٹ باندھ کر برخلاف عقیدہ تمام اولیاء وعلمائے وصلحاء کے خود مسیح موعود ومہدی مسعود بن جانا اور بے دین وبے علموں کو دام فریب میں پھنسانا اور مال حرام کمانا پناہ بخدائے لایزال قیامت کے عذاب الیم سے علاوہ یہ کس قدر دنیاوی رسوائی ہے کہ **عرباً وعجماً** تکفیر تک نوبت پہنچ رہی ہے اور یہ شخص دنیا پرستی سے باز نہیں آتا ہے **نعوذ باللہ من غضبہ وعقابہ**۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت کے بگڑے جانے نے صاف ظاہر کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے کیونکہ حضرت عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ کو یہی جواب دیا کہ میری امت میرے مرنے کے بعد بگڑی ہے الخ

اقول: یہ بھی مرزا اور مرزائیوں کی دھوکہ دہی ہے اور محض افترا پردازی کیونکہ اس آیت سے یہ ہرگز ہرگز پایا نہیں جاتا نہ صراحتاً نہ کنایۃً کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو یہ جواب دیا کہ میری امت میرے مرنے کے بعد بگڑی ہے دیکھو وہ آیات قرآنی یہ ہیں

واذقال اللّٰہ یعیسٰی ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللّٰہ قال سبحٰنک مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم مافی نفسک انک انت علام الغیوب ماقلت لھم الا ماامرتنی بہ ان اعبدواللّٰہ ربی وربکم وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم وانت علی کل شئی شھید (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۷) ترجمہ:۔ اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھہراؤ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سواء اللہ کے کہے گا عیسیٰ تو پاک ہے مجھ کو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تو جانتا ہے بر حق تو ہی ہے جانتا چھپی بات میں نے نہیں کہا ان کو مگر جو تو نے حکم دیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور میں ان سے خبردار رہا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے بھر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا ان کی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اب غور کرو کہ اس میں تو یہی مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حق تعالیٰ کو یہ جواب دیں گے کہ میں تو تیری بندگی کے واسطے لوگوں کو کہتا رہا تھا اور جب تک ان میں رہا ان سے خبردار تھا پھر جب آپ نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا تو آپ ان سے خبردار تھے یعنی مجھے اس وقت کی کیا خبر ہے اہل عقل سوچیں کہ اس میں یہ کہاں مذکور ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے تو ان کی امت بگڑ گئی تھی **ماھذا الاھذیان وجنون** حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا ان کی امت کے عقیدہ توحید کو ہرگز مستلزم نہیں ہے وہ تو یہ فرمائیں گے کہ میں جب تک ان میں رہا ان کو عبادت الٰہی کے واسطے کہتا رہا یعنی صرف آپ کا عبادت الٰہی کیواسطے امت کو امر کرنا ثابت ہے خواہ وہ آپ کی موجودگی میں عبادت الٰہی کرتے رہے ہوں یا نہ **فاعتبروا یااولی الابصار** ہر چند اس اشتہار میں وہ آیت نہیں لکھی جس میں مرزا جی کو بڑا زور شور ہے کہ صحیح بخاری میں بروایت ابن عباس **متوفیک** کے معنی **ممیتک** کے لکھے ہیں اور یہ نص ہے موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مگر فقیر اس کا بھی جواب لکھ دیتا ہے شائد کوئی گمراہ راہ پر آجائے سورۂ آل عمران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کا اور بتعلیم الٰہی تورات وانجیل وغیرہما کے عالم ہونے کا اور صاحب معجزات باہرہ وعالم علم غیب بعض علوم میں ہونے کا اور بعض احکام توریت کے منسوخ کرنے کا پھر یہود کے کفر کے ذکر کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔ **اذ قال اللّٰہ یعیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ** الآیۃ۔

ترجمہ : کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

اگرچہ بہت سے مفسرین نے **متوفیک** کے معنی موت کے نہیں کئے مگر اس میں شک نہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

والا ہوں تاہم مرزا جی کی دلیل اس سے ہرگز نہیں ثابت ہوتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گئے ہیں اس لئے کہ انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت یہ بھی ہے کہ ان دونوں لفظ **متوفیک** اور **رافعک** میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی معنی اس آیت مبارک کے یہ ہیں جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں اور تیری موت کے وقت بعد نزول آسمان کے مارنے والا ہوں دیکھو تفسیر عباسی اور مدارک وابوالسعو و وغیرہا میں اور اتقان فی علم القرآن میں ایک فصل باندھ کر علماء سلف سے تقدیم تاخیر والی آیات بیان کی ہیں جس میں یہ آیت مبارک بھی مذکور ہے تو اب بمقابلہ اتنے معتبر مفسرین کے مرزا جی کے شذوذ کا کیا اعتبار ہے یہاں مختصر ذکر ہے اور کتاب " **تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھرام**" میں اس کو بقدر ضرورت بسط سے لکھا ہے قولہ اور صحیح بخاری کی کتاب التفسیر کے صفحہ ٦٦٥ میں یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آئی ہے یعنی قیامت کے دن بعض لوگ میری اُمت میں سے آگ کی طرف لائے جائیں گے تب میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں تب کہا جائے گا کہ تجھے ان کاموں کی خبر نہیں جو تیرے پیچھے ان لوگوں نے کئے ہیں سو اس وقت میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہی تھی یعنی مسیح ابن مریم نے جب کہ اس کو پوچھا گیا تھا کہ تو نے یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے ماننا اور وہ بات جو میں ابن مریم کی طرح کہوں گا یہ ہے کہ میں جب تک ان پر تھا ان پر گواہ تھا لیکن **فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم** یعنی پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو اس وقت تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ رسول ﷺ نے اپنے حق میں اور نیز عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں کلمہ **فلما توفیتنی** کو استعمال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمایا پس جب کہ رسول ﷺ وفات یافتہ سمجھے جاتے ہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ تصور نہ کیا جائے انتہی بلفظہ اقول صحیح بخاری کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ **وانه یجاء برجال من امتی فیؤخذ ذات الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری ماحدث ثوابعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم** پس قطع نظر اس سے جو اس حدیث میں مرزا اور مرزائیوں نے تصرف بیجا کیا ہے یہ کہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آنحضرت ﷺ وعلی اخوانہ وعترتہ وسلم نے وفات یافتہ تصور فرمایا ہے حاشا وکلا اس حدیث سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہے کہ جیسا حضرت مسیح علیہ السلام قیامت کو یہ عذر کریں گے کہ جب تک میں ان میں رہا ان سے خبردار تھا ویسا ہی سرور عالم ﷺ مرتدوں کے بارہ میں یہی عذر پیش کریں گے پس اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فی الحال وفات یافتہ ثابت کرنا نری ہٹ دھرمی ہے پھر آنحضرت ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درود کو اختصار کرنا کمال ہی بے سعادتی ہے جو اپنے محل پر مبین ہے اور فقیر نے رسالہ "**تصریح ابحاث فرید کوٹ**" میں اس کا مکرر ذکر کیا ہے۔

قولہ اور امام شعرانی کتاب "**الیواقیت والجواهر**" کے صفحہ ۲۰ میں یہ حدیث لکھتے ہیں **لوکان عیسٰی وموسٰی حیین ماوسعهما الااتباعی** یعنی حضرت نے فرمایا کہ اگر بالفرض حضرت عیسیٰ اور موسیٰ دونوں زندہ ہوتے تو نہیں جائز ہوتا ان کو مگر اتباع میرا انتہی۔ اور مرزا جی نے جو صفحہ ۱۱۱ رسالہ انجام آتھم میں آنحضرت ﷺ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے خبر دینا لکھا ہے تو یہی حدیث "**یواقیت والجواهر**" کی مراد لکھی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اقول: فقیر جب بمقام لاہور شعبان میں مرزا جی کے مباہلہ کے انتظار میں تھا تو شب برات میں مولوی بغدادی صاحب کے گھر میں دو ایک نوجوان مرزائیوں نے یہ حدیث یواقیت والی فقیر کے روبرو پڑھی تھی جس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ اس حدیث میں صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں ہے اگر یواقیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام درج ہے تو اس کی تصدیق میں کسی حدیث کی کتاب میں دکھلا دو اس پر وہ بولے کہ ہم مشکوۃ سے دکھا دیں گے تب فقیر نے کہا کہ اگر مشکوۃ کی حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کا لفظ دکھا دو تو آپ کو ایک سو روپیہ انعام ملے گا ورنہ وزیر خاں کی مسجد کے چوک میں بٹھلا کر آپ کو ایک سو جوتہ لگے گا کہ ایسی موضوع حدیث بیان کرتے ہو۔ تب انہوں نے تین دن میں مشکوۃ سے حدیث کے دکھلانے کا وعدہ کر کے پھر اخیر شعبان تک شکل نہ دکھلائی سو اب اس اشتہار میں یہ حدیث درج پائی اور یواقیت قلمی کے ۱۵۲ ورقہ کے دوسرے صفحہ کی سطر ۵ میں یوں نکلی **لوکان موسٰی وعیسٰی حیین ماوسعھما الا اتباعی** جس سے پایا گیا کہ سہو کاتب سے موسیٰ کے پیچھے عیسیٰ کا لفظ لکھا گیا تھا جس میں مرزائیوں نے تقدیم تاخیر کی تحریف کر کے اپنی سند بنالی ہے دلیل اس غلطی کاتب کی یہ ہے کہ ۱۳ سطر اوپر اس سے اسی یواقیت والجواہر قلمی و مطبوعہ میں بنقل باب (۳۲۷) ''فتوحات مکیہ'' کے یہی حدیث بلفظ **لوکان موسیٰ حیاً ما وسعہ الا ان یتبعنی**[1] درج ہے اور مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کی فصل ۲ و ۳ میں دو جگہ یہ

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تورات سے نقل کرنے اور کچھ پڑھنے پر آنحضرت ﷺ نے ناراضگی سے ارشاد فرمایا کہ باوجود اس شرع غرا کے تم کیوں تورات کی طرف جاتے ہو حالانکہ صاحب تورات اگر زندہ ہوتا میری اتباع کرتا۔ ۱۲ منہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حدیث درج ہے جس میں عیسٰی کا لفظ نہیں ہے پہلی جگہ مسند امام احمد و شعب الایمان بیہقی سے یوں ہے **ولو کان موسٰی حیًّا ماوسعه الا ان یتبعنی** (ترجمہ: اور اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو میری اتباع کرتا۔) دوسری جگہ سنن دارمی سے یوں ہے **ولو کان موسٰی حیا وادرک نبوتی لا تبعنی** (اگر موسیٰ زندہ ہوتا اور میری نبوت کو پاتا تو میری اتباع ہی کرتا) کیونکہ تورات میں سے نقل کرنے اور پڑھنے کے ذکر میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو کیا تعلق تھا یواقیت کے دوسرے موقعہ پر جو لفظ عیسٰی کا درج ہوا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے اوپر یہ بیان ہے کہ سارے نبی آنحضرت ﷺ کے نائب ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آخر الانبیاء حضرت عیسٰی علیہ السلام تک تو اب اس کے نیچے اس حدیث میں بھی کاتب نے از خود موسٰی کے لفظ سے پیچھے عیسٰی کا لفظ درج کر دیا جیسے کہ کسی ایسے[1] کاتب نے قرآن مجید کی آیت **وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا** کو **وَخَرَّ عِیْسٰے صَعِقًا** بنا دیا تھا ہر چند یہ یقینی امر تھا کہ غلطی کاتب کی قلمی میں ہوگئی جس سے مطبوعہ میں بھی درج ہوگیا کہ پورا عالم تصحیح کرنے والا نہ تھا مگر تاہم جب اس حدیث کے اوپر کا مضمون دسویں باب ''فتوحات مکیہ'' سے یواقیت میں منقول ہے تو فتوحات کے دسویں باب سے جب دیکھا تو اس میں یوں درج پایا۔ **فکانت الانبیاء فی العالم نوابه ﷺ من ادم الی اخر الرسل وهو عیسی علیہ السلام وقد ابان ﷺ عن هذا المقام بامورمنها قوله لو کان موسٰی حیًّا ماوسعه الا ان یتبعنی وقوله فی نزول عیسٰی ابن مریم انه یومئذ منا ای یحکم بسنة نبینا**

---

[1] یعنی قرآن مجید کی آیت وخر موسٰی کو دیکھ کر کاتب نے خیال کیا کہ خرتو عیسٰی کا تھا خر موسٰی غلط ہے خر عیسٰی چاہیے اس لیے خر عیسٰی لکھ دیا تھا ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

علیہ السلام **ویکسر الصلیب ویقتل الخنزیر** الخ ترجمہ: پس تمام نبی جہاں میں آنحضرت ﷺ کے نائب ہیں حضرت آدم سے اخیر انبیاء حضرت عیسیٰ تک اور آپ نے بھی اس مقام سے خبر دی ہے چنانچہ حدیث اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو میری اتباع ہی کرتا اور یہ حدیث کہ عیسیٰ بن مریم جب آسمان سے اتریں گے تو شرع محمدی پر حکم کریں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

دیکھو صفحہ ۴۷ کی سطر ۱۷ سے ۲۱ تک دسویں باب فتوحات مکیہ مطبوعہ میں جس سے دو فائدے حاصل ہوئے ایک عین الیقین ہو گیا کہ عیسیٰ کا لفظ کاتب کی غلطی سے ہے دوسرا یہ کہ مرزا جی کے مستند عارف شعرانی اور شیخ اکبر ابن عربی قدس سرہما اس کے معتقد ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسد عنصری سے آسمان پر ہیں اور قریب قیامت کے زمین پر اتر کر شرع محمدی پر عمل و حکم کریں گے جیسا کہ اس امر کو عنقریب ''یواقیت والجواہر'' و ''فتوحات مکیہ'' سے مفصل ذکر کروں گا اور نیز اس جگہ بھی یواقیت میں اسی حدیث کے پیچھے چھٹی سطر میں لکھا ہے **ومما یشھد لکون الانبیاء نوابا** ﷺ **کون عیسی** علیہ السلام **اذانزل کان له بالاصالة لما کان یحکم اذا انزل الی الارض الابہ** ترجمہ:۔(یعنی تمام انبیا کے آنحضرت ﷺ کے نائب ہونے پر یہ بھی شہادت ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اتریں گے تو آپ کی شریعت پر ہی حکم کریں گے۔) پس مرزا اور مرزائیوں کی دھوکہ بازی بالکل باطل ہو گئی۔

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد　　　خمیر مایۂ دکان شیشہ گر سنگ ست

سخت افسوس تو یہ ہے کہ مرزا اور مرزائیوں کو اپنی کم علمی اور دھوکہ دہی پر اس قدر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

غرور ہے کہ جان چکے ہیں کہ دنیا میں کوئی محقق عالم موجود نہیں کہ ان کی پردہ دری کریگا حاشا وکلا ابھی خدا کے بندے موجود ہیں اور یہ فقیر **کان اللہ لہٗ** تو اسی کام کے واسطے پیدا ہوا ہے کہ ایسے ناحق پرستوں کی دھوکہ دہی سے اپنے مسلمان بھائیوں کی حفاظت کر کے سرخروئی دارین حاصل کرے اس سفر لدھیانہ میں بھی یہ دونوں کتابیں موجود ہیں جس کا جی چاہے دیکھ لے

قولہ: اور کتاب ''مجمع بحار الانوار'' جو ایک معتبر اہل حدیث کی کتاب ہے اس کے صفحہ ۲۸۶ میں لکھا ہے **وقال مالک ان عیسٰی مات** یعنی امام مالک نے کہا کہ عیسٰی مرگیا ہے انتہی اور نیز رسالہ انجام آتھم کے صفحہ ۸۶ سطر ۱۳ سے ۱۸ تک خود مرزا نے لکھا ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ جو جلیل الشان اماموں سے ہے معتقد موت عیسٰی کا ہے اور ایسا ہی بہت سے صالحین اس مذہب پر ہیں انتہی مترجما۔

اقول: اس جگہ بھی مرزا اور مرزائی اپنی دھوکہ دہی سے باز نہ آئے ''مجمع بحار الانوار'' میں اسی صفحہ محولہ میں یوں لکھا ہے **وفیہ ینزل حکماً ای حاکماً بھذہ الشریعۃ لانبیاً ولاکثر ان عیسٰی** علیہ السلام **لم یمت وقال مالک مات وھو ابن ثلث وثلثین سنۃ ولعلہ اراد رفعہ الی السماء او حقیقۃ ویحیی اخر الزمان لتواتر خبر النزول** انتھی بلفظہ. اب دیکھو کہ اسی ''مجمع بحار الانوار'' کے اسی حوالہ کے مقام سے صاف درج ہے کہ اکثر علما کا مذہب یہی ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور مالک قائل ہے کہ آپ تینتیس (۳۳) برس کی عمر میں فوت ہوئے اور امید ہے کہ مراد اس موت سے آسمان پر اٹھائے جانے کے ہے یا حقیقت موت مراد ہو اور قریب قیامت آپ زندہ ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

کیونکہ آپ کے نزول کی حدیث متواتر ہے۔ اب ہم مرزا جی اور مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اس عبارت سے آپ کو کیونکر یقین ہوا کہ مالک سے مراد امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں دیکھو قاموس میں لکھا ہے کہ نوے (۹۰) صحابی مالک کے نام سے موسوم تھے اور ایک جماعت محدثین کی بھی اس نام سے نامزد ہے اور مالک بن انس امام مدینہ ہیں اور تقریب التہذیب میں اکتالیس ۴۱ شخص مالک کے نام والے محدث لکھے ہیں۔ پس مرزا اور مرزائیوں کی یہ سخت دھوکہ دہی ہے کہ امام مالک رضی اللہ عنہ کو قائل موت حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنا دیا ہے امام مالک بن انس کی جب خود کتاب موجود ہے تو اس سے اس مطلب کو ثابت کرنا لازم ہے البتہ واقعی تحقیق دینداروں کا کام ہے اور دھوکہ باز دین اسلام کو خراب کرنے والے اور مسلمانوں کو مرتد بنانے والے سچی بات پر کیونکر قائل ہو سکتے ہیں خدا تعالیٰ ہی اپنے دین کا اس سخت غربت کی حالت میں حافظ و ناصر ہو۔ **اللھم تقبل منی انک انت السمیع العلیم** پھر یہ کس قدر مرزا کا بہتان عظیم ہے کہ بہت سے صالحین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے معتقد ہیں کسی اور سند سے اس کی تکذیب کی کیا حاجت ہے جب خود ان کی کمال معتمد کتاب ''مجمع بحار الانوار'' میں ہی درج ہے کہ اکثر علما کا مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے **کما مر نقلہ** تو اب اس جگہ یاد رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد **اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار** ترجمہ (اتباع کرو بہت صالحین کی جو ان سے نکلے گا دوزخ میں پڑے گا)۔ (جس کو مرزا جی نے بھی (صفحہ ۵۷۹ سطر ۱۱) ازالہ اوہام میں حدیث مان کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی کج فہمی سے یہ فتویٰ (یعنی بہت صالحین سے نکل کر دوزخی ہونے کا) لگا رہے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ فی الحقیقت مرزا اور مرزائی اکثر علما کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مخالفت سے دوزخ میں اوندھے ہوکر گر پڑے ہیں۔ **نعوذبالله من ذلک**۔ اس جگہ مناسب ہے نقل کرنا اس شہادت کا جو بعض ذی علم مسلمانان قصور و لاہور نے بعد دیکھنے کتاب ''یواقیت والجواہر'' اور ''فتوحات مکیہ'' اور ''مجمع بحار الانوار'' اور قاموس و ''تقریب التہذیب'' کے ادا کی ہے اور وہ یہ ہے۔

راقم نے ان کتابوں کو دیکھا جن کا ذکر اشتہار مرزا حکیم رحمت اللہ وغیرہ میں درج ہے اگر یہ کتابیں نہ دیکھی جاتیں تو عبارت اشتہار مذکور نے سخت دھوکہ دیا تھا۔ مگر دروغ کو کہاں تک فروغ ہو ایسے اشتہار کیوں مشتہرین کی ندامت کا وسیلہ نہیں ہوتے العبد حکیم غلام محمد خان ڈپٹی انسپکٹر پنشنر ساکن قصور بقلم خود العبد عبدالقادر وکیل بقلم خود العبد حافظ وہاب الدین مدرس عربی قصور بقلم خود العبد فضل الدین مدرس فارسی قصور بقلم خود العبد حافظ سید محمد عبدالحق قصوری بقلم خود العبد منشی غلام حسین خان میونسپل کمشنر قصور العبد حافظ عبداللہ معروف گورا میونسپل کمشنر قصور العبد بابو گل محمد لاہور بقلم خود العبد غلام نبی ملازم سول وملٹری گزٹ پریس لاہور بقلم خود العبد نبی بخش مصنف تفسیر حلوائی بقلم خود العبد فضل الٰہی طالب علم دینیات مدرسہ نعمانیہ لاہور العبد خواجہ جھنڈو وائیں بقلم گل محمد۔ اب یہاں پر یہ بھی واجب ہے کہ ''یواقیت والجواہر'' اور ''مجمع بحار الانوار'' دونوں مقبولہ ومعتمدہ کتاب مرزائیوں سے ان کے عقیدہ وفات حضرت مسیح علیہ السلام اور مرزا کے مسیح موعود ہونے کی واقعی تردید لکھی جائے کہ یہ بہ نسبت دوسری دینی کتابوں کے ان پر بہت موثر اور ان کی تکبیت کے لئے کافی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ''یواقیت والجواہر'' کے مبحث[۱]، ۶۵ میں لکھتے ہیں کہ تمام قیامت کی شرطیں جن کی

[۱] المبحث الخامس والستون فی بیان ان جمیع اشراط الساعۃ التی اخبرنا بہا الشارع ﷺ حق لابد ان تقع قبل قیام الساعۃ وذلک کخروج المہدی ثم الدجال ثم نزول عیسیٰ الخ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

سرور عالم ﷺ نے خبریں دی ہیں وہ قیامت کے پہلے ضرور ہی واقع ہوں گی۔

جیسا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کا تشریف لانا پھر دجال کا آنا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول فرمانا الخ۔ پھر اسی یواقیت ۱ میں فتوحات مکیہ کے باب (۳۳۶) سے یہ نقل کیا ہے اور یقین کرو کہ حضرت مہدی ضرور ہی آئیں گے لیکن تب جب ساری زمین جور وظلم سے پر ہو جائے گی تو آپ اس کو انصاف وعدل سے بھر دیں گے اور اگر دنیا سے ایک ہی دن

---

۱ قال الشيخ في الباب الثالث والثلثين وثلثماية من الفتوحات واعلم انه لابد من خروج المهدى عليه السلام لكن لايخرج حتى تمتلى الارض جوراً وظلماً فيملاها قسطاً وعدلاً ولولم يكن من الدنيا الا يوم واحد لطول الله ذلك اليوم حتى يلى هذه الخليفة وهو من عترة رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى فاطمة تاقول وى ثم قال واعلم ان المهدى اذاخرج يفرح بجيمع المسلمين خاصتهم عامتهم وله رجال الهيون يقيمون دعوته وينصرونه هم الوزراء له يتحملون اثقال المملكة ويعينونه على ماقلده تعالىٰ له ينزل عيسےٰ ابن مريم عليهما السلام بالمنارة البيضا شرقى دمشق متكا على ملكين ملكاً عن يمينه وملكاً عن يساره والناس فى صلوة العصر فيتنحى له الامام عن مقامه فيتقدم فيصلى بالناس يوم الناس بسنت محمد صلى الله عليه وسلم يكسر الصليب ويقتل الخنزير الخ بالقيل فما الدليل على نزول عيسىٰ من القرآن فالجواب الدليل على نزوله قوله تعالىٰ وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته اى حين ينزل يجتمعون عليه وانكرت الفلاسفة والمعتزلة واليهود والنصارىٰ عروجه بجسده الى السماء قال تعالىٰ فى عيسىٰ عليه السلام وانه لعلم الساعته تاقول وى معناه ان نزوله علامة القيامة و فى الحديث فى صفة الدجال فبينما هم فى الصلوة اذبعث الله المسيح ابن مريم تاقول وى فقد ثبت نزوله بالكتاب والسنه وزعمت النصارىٰ ان ناسوته صلب ولاهوته رفع والحق انه رفع بجسده الى السماء والايمان به واجب قال تعالىٰ بل رفعه الله اليه ۱۲ اليواقيت والجواهر من عن.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

باقی رہ جائے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ ایسا لمبا کر دیں گے کہ مہدی کی حکومت ہو جائے گی اور وہ آنحضرت ﷺ کی ذریت بنی فاطمہ سے ہوں گے الی قولہ اور جان لے کہ حضرت مہدی تشریف لائیں گے اور سب مسلمان خاص و عام خوش ہو جائیں گے اور آپ کے ساتھ خدائی بندے ہوں گے جو آپ کی دعوت کو قائم کریں گے اور آپ کی مدد فرمائیں گے وہ آپ کے وزیر ہوں گے جو آپ کی بادشاہت کے کاروبار میں مددگار خدمت گار ہوں گے تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ پر اتریں گے سفید منارہ شرقی دمشق سے دو فرشتوں کے اوپر تکیہ کئے ہوئے ایک فرشتہ آپ کے دائیں ہوگا دوسرا بائیں اور لوگ عصر کی نماز کے پڑھنے کی فکر میں ہوں گے تو حضرت مہدی اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام شرع اسلام کے طور پر جماعت کرائیں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ الخ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد آپ کے وقت وفات اور کیفیت وفات کا حال فتوحات مکیہ کے باب تین سو انہتر ۳۶۹ سے بیان کر کے پھر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی دلیل آیت قرآنی **وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به قبل موته**[1] (ترجمہ: اور کوئی اہل کتاب سے نہیں مگر عیسیٰ کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لائیں گے۔) لکھ کر کہا ہے کہ فلاسفہ اور معتزلہ اور یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھنے کے منکر ہیں حالانکہ حق تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں فرمایا

[1] اس آیت کے فائدے میں موضح القرآن میں لکھا ہے۔ حضرت عیسیٰ ابھی زندہ ہیں جب یہود میں دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں آکر اس کو ماریں گے اور یہود و نصاریٰ ان پر ایمان لائیں گے کہ یہ نہ مرے تھے۔ **وان من اهل الكتب الا ليؤمنن به يعنى بعيسى** علیہ السلام **وانه عبدالله ورسوله و روحه و كلمته هذا قول ابن عباس واكثر المفسرين ١٢ تفسير خازن من عن.**

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے کہ وہ یعنی عیسیٰ قیامت کی علامت ہے یعنی ان کا اترنا آسمان سے قیامت کی نشانی ہے اور حدیث صفت دجال میں واقع ہے کہ جب حضرت مہدی علیہ السلام اور آپ کے رفقا نماز کی فکر میں ہوں گے تو ناگہاں حق تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیج دے گا جو سفید منارہ شرقی دمشق کے پاس سے اتریں گے الی قولہ پس بتحقیق حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے اترنا قرآن وحدیث کی دلیل سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ آپ کا جسم پھانسی دیا گیا تھا اور روح آسمان پر چڑھ گیا تھا اور حق یہ ہے کہ حضرت مسیح اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے ہیں اور اس پر ایمان لانا واجب ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے **بل رفعه الله اليه**[1] یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ کسی نے مارا ہے نہ سولی پر چڑھایا ہے بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت ''یواقیت والجواہر'' و ''فتوحات مکیہ'' نقل سے اور اصل عبارت بھی حاشیہ میں مرقوم ہے اور اس امر کو بھی یواقیت والجواہر و فتوحات مکیہ میں بخوبی ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر تسبیحات وتہلیلات کی غذا سے زندہ ہیں جیسے کہ فرشتے اور آپ کو روح اللہ ہونے کی وجہ سے فرشتوں سے کمال مشابہت تھی ''یواقیت والجواہر'' قلمی کے ورق ۲۴۱ سے ۲۴۴ تک میں دیکھو اور واضح رہے کہ امام شعرانی و شیخ اکبر مرزا جی کے کمال معتقد فیہما ہیں جن سے ازالہ اوہام وغیرہ میں سند لی ہے اور ان پر مرزا کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ سے حدیثوں کی صحت دریافت کر لیتے ہیں ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۹ سے ۱۵۲ تک دیکھو

[1] وماقتلوه يقينا بل رفعه الله اليه والمعنى وما قتلوا المسيح يقينا كما ادعوا انهم قتلوه وقيل ان قوله يقينا يرجع الى مابعده تقديرة وماقتلوه بل رفعه الله اليه يقينا والمعنى انهم لم يقتلوا عيسى ولم يصلبوه ولكن الله عز وجل رفعه اليه وطهره من الذين كفروا وخلصه من اراد بسوء وقد تقدم كيف كان رفعه في سورة ال عمران (بمافيه كفاية ۲ ا تفسير خازن من عن)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پس جب ان دونوں حضرات مستند مرزا نے صاف فرمادیا کہ حضرت مسیح کا اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا اور پھر قریب قیامت کے زمین پر اترنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور اس پر ایمان واجب ہے اور منکر اس کے یہود ونصاریٰ وفلاسفہ ومعتزلہ ہیں تو اب مرزا جی اور مرزائیوں کو یہود ونصاریٰ وغیر ہما سے نکل کر مسلمانوں میں داخل ہونا منظور ہے تو توبہ نصوح کے اشتہار شائع کریں اور حضرت مہدی ومسیح کے ایک ہونے اور حضرت مسیح کی موت کے اعتقاد سے سچی توبہ کر کے اشتہار دیں ورنہ بموجب شہادت اپنے کمال معتقد فیہ امام شعرانی وشیخ اکبر قدس سرہما کے خسر الدنیا والآخرۃ ہو چکے ہیں۔

من آنچہ شرط بلاغست باتو میگویم | تو خواہ پندازاں در پذیر وخواہ ملال

اب سنیئے ''مجمع بحار الانوار'' کی شہادت جو دوسری مرزا اور مرزائیوں کی نہایت مستند کتاب ہے اس میں بصفحہ ۲۷۹ لفظ ہدی[1] کے معنی میں لکھتے ہیں کہ حضرت مہدی اسی سے نام رکھے

---

[1] وبہ سمی المهدی الذی بشر ﷺ بمجیئه فی اخرالزمان من یرید به المهدی الذی یجتمع مع عیسٰی علیہ السلام ویفتح القسطنطینه ویملک العرب والعجم ویقتل الدجال وغیرذلک مماورد به الاخبار صفحه ۲۷۹. ومنه مهدی اخرالزمان من ای الذی فی زمن عیسٰی علیہ السلام ویصلی معه ویقتلان الدجال ویفتح القسطنطنته ویملک العرب والعجم ویملأ الارض قسطًا ویولد بمدینة ویکون بیعتهٔ بین الرکن والمقام کرهًا علیه ویقاتل السفیانی ویلجاء الیه ملوک الهند مغلغلین اِلیٰ غیرذلک واقل حیاءً واسخف عقلاً واجهل دیناً ودیانتًا قوم اتخذوا دینهم لهواً ولعباً کلعب الصبیان بالخزف والحصے فجعل بعضها سلطاناً ومنها فیلا وافراسًا وجنوداً فهکذا هؤلاء المجنونون جعلوا واحداً من غرباء المسافرین مهدیاً بدعواه الکاذبة بلاسند وشبهة جاهلاً متجهلاً وبلاخفاء لم یشم نفحة من علوم الدین والحقیقة فضلا من فنون الادب یفسر لهم معانی الکلام الربانی ویتبؤ به مقاعد فی النار ویسفهم (جاری)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

گئے ہیں جن کی آنحضرت ﷺ نے بشارت دی ہے کہ آخر زمانہ میں تشریف لائیں گے اور یہ وہ مہدی ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور عرب وعجم کے بادشاہ ہوں گے اور دجال وغیرہ کو قتل کریں گے جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہوا ہے پھر اسی ''مجمع بحار الانوار'' کے خاتمہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام باہم نماز پڑھیں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور قسطنطنیہ کو فتح کرکے عرب وعجم کے بادشاہ بن جائیں گے اور زمین کو انصاف سے بھر دیں گے مدینہ منورہ میں پیدا ہوں گے اور بیت اللہ کے طواف میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بالکراہ آپ سے بیعت ہوگی اور ہند کے بادشاہ آپ کی طرف ملتجی ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور سخت بے حیا اور نہایت کم عقل

(بقیہ) بالاحتجاج بآيات المثانی بحسب ما يأولها لهم فيما شرع لهم عن عقائد ظهرت فسادها عند الصبيان واذااقيم الحجج النبوية الدالة على شروط المهدی يقول غير صحيح ويعلل بان كل حديث يوافق اوصافه فهو صحيح ومايخالفه فغير صحيح ويقول ان مفتاح الايمان بيدی فكل من يصدقنی بالمهدوية فهو مؤمن ومن ينكرها فهو كافرويفضل ولايته على نبوة سيدالانبياء وينسبه الى الله عزّوجل ويستحل قتل العلماء واخذ الجزية وغيرذلک من خرافاتهم ويسمون واحداً ابابكر الصديق والاخرباخروبعضهم المهاجرين ولانصار وعائشه وفاطمة وغيرذلک وبعض اغبيائهم جعلوا شخصاً واحداً من السند عيسیٰ فهل هوالا العبد الشيطان لولا ان لزمهم من الخلووفی العذاب السرمد والنيران وكانوا على ذلک مدذا كثيرًا وقتلوا فی ذلک من العلماء عديلاً الى ان سلط الله عليهم جنودا لم يروها فاجلی اكثره وقتل كثيرًا وتوب اُخریٰ توبة وفيراولعل ذلک بسعی هذا الحقير واستجابة لدعوة الفقير والله الموفق لكل خير فالحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات ۱۲ خاتمه مجمع صفحه ۱۷۹، ۱۸۰.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

اور دین کے بالکل جاہل ہیں وہ لوگ جنہوں نے دین کو لہو ولعب بنالیا ہے جیسے اطفال خورد سال مٹی سے کوئی بادشاہ کوئی امیر کوئی ہاتھی کوئی گھوڑا کوئی لشکر بنالیتے ہیں ایسا ہی ان دیوانوں نے ایک غریب مسافر کو اس کے جھوٹے دعویٰ پر مہدی موعود مان لیا جس پر کوئی بھی دلیل نہیں ہے اور بالکل نادان ہے دینی علوم سے اس کو بو تک نہیں پہنچی چہ جائیکہ فنون ادب سے واقف ہو اپنی رائے سے آیات قرآنی کے معانی کر کے دوزخ میں جگہ بنارہا ہے اور اپنے عقائد پر جن کا فساد اطفال مکتب پر ظاہر ہے آیات قرآنی کو ماؤل کر کے دلیل لا رہا ہے۔ جب دلائل شرعیہ احادیث نبویہ سے جس میں مہدی کی شرطیں ہیں اس پر قائم کیجاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہیں اور اس کا ادعایہ ہے کہ جو احادیث میرے اوصاف سے موافق ہیں وہ صحیح ہیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ غیر صحیح ہیں ایمان کی تالی میرے ہاتھ میں ہے جس نے میری تصدیق کی وہ مومن ہے اور میرا منکر کافر ہے اور مخبر صادق ﷺ پر اپنی فضیلت ثابت کر کے اس کو حق تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے اور علماء کے قتل کو حلال جانتا ہے اور جزیہ کا لینا وغیرہ اس کی خرافات سے ہے کسی کا نام ابوبکر کسی کا کچھ اور بعضے مہاجرین وانصار و عائشہ و فاطمہ وغیرہ لقب رکھا ہے اور بعضے ان کے نادانوں نے ایک شخص سندی کو عیسیٰ بنادیا پس یہ بالکل شیطانی کھیل ہے اور ہمیشہ کے عذاب و دوزخ کا لزوم ہے بہت مدت تک اس حالت میں رہے اور کئی علماء دین کو قتل کیا تھا کہ حق تعالیٰ نے ان پر غیبی لشکر بھیج دیا جس نے اکثر جلاوطن اور بہتوں کو قتل اور بعضوں کو تائب کرایا اور امید ہے کہ اس گنہگار حقیر کی کوشش اور اس فقیر کی دعا کی قبولیت سے یہ ہوا ہو۔ اور خدا ہی توفیق خیر دینے والا اور تمام حمد باری تعالیٰ کے لئے ہے جس کی نعمت سے اعمال نیک پورے ہوتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔ یہی ترجمہ ہے عبارت ''مجمع بحارالانوار'' کا اور اصل عبارت بھی حاشیہ میں منقول ہے جس سے مرزاجی اور مرزائیوں کا قدم بقدم ہونا پہلے کاذب مہدی و جعلی مسیح سے ثابت ہو کر ان کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کی بواقعی تردید و بطالت متحقق ہوگئی۔ **اللھم یا ذالجلال والاکرام یامالک الملک** جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف ''مجمع بحارالانوار''[1] کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجاء اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا **فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللّٰہ رب العلمین انک علی کل شئی قدیر وبالاجابۃ جدیر .امین.**

ہر چند اب دوسرے ہفوات ان مشتہرین کے رد کی کچھ حاجت نہیں رہی ابن قیم وغیرہ تو مسلم الثبوت نہیں ہیں شاہ ولی اللہ محدث پر تو نرا بہتان اگر ان کی کسی تصنیف کا حوالہ ہوتا تو ہم اس کی بھی تردید کر کے مرزائیوں کی کج فہمی و دھوکہ دہی ثابت کر دکھاتے مگر تفسیر حسینی کی سند کا جواب سن لو۔

---

[1] مجمع بحارالانوار کے جھوٹے مہدی اور جعلی عیسیٰ اور مرزا قادیانی کے ادعا میں بہت وجوہ سے کمال مطابقت ہے صرف اتنا ہے کہ اس سے پیشتر مہدی اور عیسیٰ دو علیحدہ علیحدہ شخص تھے مرزاجی نے سب کے برخلاف ان دونوں کو ایک بنا کر خود مہدی و عیسیٰ بن گئے پہلوں نے علماء دین کے قتل کرائے تھے مرزا کو یہ طاقت نہیں اس نے علماء کو مغلظ گالیاں دیں اور یہود سیرت اور بے ایمان وغیرہ اپنی کتابوں میں لکھنا شروع کر دیا ہے اور اس پر جاء افسوس نہیں ہے جب یہ شخص مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جیسی انبیاء اولوالعزم کو خاص گالیاں دینے سے نہیں شرماتا تو علماء دین اسکے آگے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قولہ اور تفسیر حسینی میں آیت **فلما توفیتنی** کی تفسیر میں لکھا ہے پس اس وقت کہ لیا تو نے مجھ کو یا مارا تو نے مجھ کو پس اس مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ صاحب تفسیر حسینی بھی حیات پر مصر نہیں بلکہ وفات کا قایل ہے۱۔ الخ۔

اقول صاحب تفسیر حسینی کو قائل وفات حضرت مسیح کہنا محض افترا پردازی اور دھوکہ دینا ہے۔ دیکھو تفسیر حسینی میں آیت **وان من اهل الکتب الالیؤمنن به قبل موته** کے ذیل میں لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے تو سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے اور یقین کریں گے کہ وہ پیغمبر تھے انتہیٰ مترجماً اور آیت **وانه لعلم للساعة** کے معنی میں لکھا ہے بدرستیکہ عیسیٰ علیہ السلام است مر ساعت را یعنی بدو بدائت کہ نزدست قیامت چہ یکے کہ از علامات قیامت نزول عیسیٰ ست علیہ السلام کہ بعد از تسلط دجال از آسمان برابل زمین فرود آید نزدیک منارۂ بیضا در طرف شرقی دمشق الخ اب غور کرو کہ کیسا صاف صاف اسی تفسیر حسینی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا اور قریب قیامت آسمان سے اترنا ثابت ہے جو عقیدہ اہل اسلام ہے اور **فلما توفیتنی** جو قیامت کو کہا جائے گا اس کے معنی میں موت کے لفظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فی الحال موت پر دلیل لانی سراسر کذب اور دھوکہ بازی ہے ہم اوپر تفسیر خازن وغیرہ سے نقل کر چکے ہیں کہ سوائے محمد بن مروان سدی صغیر کے جمیع مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ واقعہ سوال وجواب جسمیں **فلما توفیتنی** مذکور ہے قیامت کو ہوگا اور "مجمع بحار الانوار"

---

۱ قائل کے لفظ کے نیچے دو نقطے یا کے لکھنے مرزائیوں کی سخت بے علمی کی دلیل ہے جس کا مختصر ذکر فقیر نے رسالہ ظہور الملعہ کے اخیر درج کیا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائیوں کی نہائت معتبر کتاب کے صفحہ ۵۰۹ میں دیکھ لو کہ امام سیوطی کی سند سے سدی صغیر کے سلسلہ کو سلسلہ، کذب لکھا ہے جس کی اصل ۱؎ عبارت حاشیہ میں منقول ہوتی ہے۔

اب رہا جواب اس کا جو اس اشتہار میں درج ہے کہ جب کسی مولوی سے بمقابلہ مرزا قادیانی کے وفات مسیح کے بارے کچھ نہ بن پڑا تو مرزا پر فتویٰ کفر کا تیار کیا الخ سو یہ بھی نرا جھوٹ ہے کیونکہ مرزا کے پاس تو کوئی بھی دلیل شرعی نہیں ہے نہ مسئلہ وفات مسیح علیہ السلام نہ اس کے مورد الہام ربانی ہونے کے بارے میں جس کو اس امر پر یقین کرنا منظور ہو فقیر کے رسالہ "**رجم الشياطين برد اغلوطات البراهين**" کو بغور مطالعہ کرے اور خود اسی تحریر میں دیکھ لو کہ اسی کی مقبولہ اور مستند کتابوں سے اس کی بواقعی تردید کردی ہے کہ یہ "الیواقیت والجواہر" و "فتوحات مکیہ" و "مجمع بحار الانوار" سے ہی مرزا اور مرزائیوں کی بخوبی تبکیت و تکذیب ہوگئی ہے کسی دوسری دینی کتب سے نقل کرنے کی حاجت نہیں رہی ورنہ تمام کتب عقائد اسلامیہ و کلامیہ اس کی تردید میں موجود ہیں اور واقعہ تکفیر مرزا جی کو ہم عنقریب مدلل بیان کرتے ہیں اس جگہ اتنا اور بھی سن لو کہ جو اس اشتہار میں بسند مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ امام ربانی مرزا کی تائید کی ہے اور نیز خود مرزا جی نے اپنے الہام وغیرہ میں ان کے مکتوبات سے اپنی تائید چاہی ہے سو یہ بھی محض دھوکہ دیا ہے اولاً تو یہ مکتوبات کیا کسی بھی دینی کتاب یواقیت وغیرہ میں درج نہیں ہے کہ علماء دین حضرت مہدی یا حضرت مسیح کی تکفیر کریں گے۔ ثانیاً انہیں مکتوبات کی جلد ثانی میں افادہ فرماتے ہیں علامات قیامت کہ مخبر

۱؎ قال السيوطی واوهی طرف تفسير ابن عباس طريق الكلبی عن ابی صالح عن ابن عباس فاذا انضم اليه محمد بن مروان السدی الصغير فهی سلسلة الكذب ۱۲ مجمع من عن.

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام ازاں خبر دادہ است حق است احتمال تخلف ندارد کہ طلوع آفتاب از جانب مغرب وظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان ونزول حضرت روح اللہ علیہ السلام وخروج دجال الخ دیکھو صفحہ ۱۳۲ میں پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ اہل ہند سے مہدی کا ہونا جھوٹ ہے اور احادیث صحیحہ جو بحد شہرت بلکہ بحد تواتر پہنچی ہیں ان سے علامت مہدی کی اہلبیت نبوت سے ان کا ہونا اور ان کے باپ کا نام موافق آنحضرت ﷺ کے ہونا ثابت ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے۔ اور نیز ان کے ظہور سلطنت کے زمانہ میں چودہ رمضان کو سورج گرہن ہونا اور ابتدا میں چاند گرہن ہونا برخلاف عادت زمانہ اور برخلاف حساب منجمین کے وارد ہے الخ۔ اب دیکھو کہ بسند مکتوبات حضرت قدس سرہٗ امام ربانی کے مرزا قادیانی کے ادعاء مہدویت ومسیحیت کا سارا دفتر گاؤ خورد ہو گیا ہے اور یہ دعویٰ بھی جو سال گذشتہ رمضان شریف میں خسوف وکسوف معمولی کو اپنے ظہور کی دلیل بنا کر نامے کے نامے سیاہ کر دیئے تھے وہ سب کے سب باطل ہو گئے **والحمد للہ علی ذلک** پھر یہ جو اسی اشتہار میں لکھا ہے کہ **مکفرین** مرزا جی کے باہم ایک دوسرے کی تکفیر کر رہے ہیں تو ان کا کیا اعتبار ہے سو اولاً تو اس کا جواب یہ ہے کہ مقلدین وغیر مقلدین میں غالباً اختلاف جزئیات میں ہے جو موجب تکفیر ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ ثانیاً علماء عجم سے پہلے حضرات مفتیان حرمین محترمین نے مرزا قادیانی کی تکفیر کی ہے جس کا مختصر ذکر ہم ابتدا اس تحریر کے تسطیر کر چکے ہیں اور رسالہ رجم الشیاطین کے دیکھنے سے وہ تمام احوال مفصلاً معلوم ہو سکتے ہیں رہا یہ جو اخیر صفحہ اس اشتہار مفقود التاریخ میں لکھا ہے کہ امام اعظم علیہ السلام[1] کے مذہب میں

[1] حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے پیچھے علیہ السلام لکھنا اگر مسخری سے ہے تو حق تعالیٰ منتقم کافی ہے اور نہ مرزائیوں کی سخت جہالت کی دلیل ہے ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

ننانوے وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی تو کافر لکھنا منع ہے۔

سو یہ بھی ان مرزائیوں کی دھوکہ بازی ہی ہے بندۂ خدا مرزا قادیانی کی تکفیر اہل حق کے نزدیک دو سبب سے ہے ایک یہ کہ وہ مدعی نبوت و رسالت ہے دوم انبیاء علیہم السلام کی اس نے سخت توہین کی ہے۔ دعویٰ نبوت کی ایک مثال تو اسی اشتہار کے صفحہ ۵ کے اخیر اور صفحہ ۶ کے ابتدا میں سورۂ یٰس مبارک کی آیت)**یاحسرة علی العباد مایاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون**[۱] یعنی کیا افسوس ہے بندوں پر کوئی رسول نہیں آیا ان کے پاس جس سے ٹھٹھا نہیں کرتی) لکھی ہے

اب اس میں کیا شک ہے کہ مرزائیوں نے مرزا کو رسول بنا دیا اور علماء ربانیین کو جو مرزا کے مخالف ہیں رسول سے ٹھٹھا کرنے والے جان لیا ہے۔ اب آگے مرزا جی کے دعویٰ رسالت و نبوت کا نمونہ ان کی کتابوں سے سنئے صفحہ ۲۳۹، ۴۴۹، دو جگہ براہین احمدیہ میں پھر صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۸، ۶۹۰ کل پانچ جگہ ازالہ اوہام کے اور نیز انجام آتھم وغیرہ میں دعویٰ کیا ہے کہ آیت **هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله** مرزا قادیانی کے حق میں پیشگوئی ہے مرزا کے زمانہ سے پہلے اس پیشگوئی کا ظہور ممکن نہ تھا اور سیفی فتح (یعنی جو زمانہ نبوت و خلافت میں واقع ہوئی ہے) وہ کچھ چیز نہیں چند روزہ اقبال کے دور ہونے سے وہ فتح بھی معدوم ہو جاتی ہے سو وہ فتح اب

---

[۱] بے تمیزی کہ **یحسرة** موصول کو مفصول بصورت **یاحسرة** مفصول لکھ دیا ہے جو خلاف رسم قرآنی ہے البتہ جب خود مرزا کو یہ تمیز نہیں جیسا کہ اس نے **یاعیسی ء انت قلت** الآیہ میں تین غلطیاں کی ہیں جن کا اوپر ذکر گزرا ہے تو جب جعلی مسیح خود غلط کار ہے تو اس کے حواری غلطی کیوں نہ کریں گے نعوذ باللہ منہ ۱۲ منہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا کے زمانہ میں حاصل ا ہوئی ہے۔ اور یہ پیشگوئی قرآن میں مرزا کے زمانہ کے لئے لکھی گئی ہے اور اس سے پہلے اس کے ظہور کا وقت ہرگز نہ تھا یہ حاصل مراد ہے۔ ان مقامات ۲ محولہ کا جس کا جی چاہے غور سے تمام مقامات کو دل لگا کر دیکھے یا فقیر کے پاس آئے کہ عین الیقین کرا دوں کہ دعویٰ نبوت کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے حق میں اس آیت مبارک کے نازل ہونے سے صریح انکار ہے جو یقیناً برحق رسول اور اس آیت کا مورد آپ ہی ﷺ قدر فضلہ وکمالہ۔ پھر توضیح المرام کے صفحہ ۸ کی سطر ۳ سے ۱۳ تک جمیع لوازم نبوت کو مرزا جی نے اپنی محدثیت میں اپنے لئے ثابت کر لیا ہے زبانی دعویٰ نبوت جزئی کیا ہے مگر نبوت تامہ سے کوئی دقیقہ فروگذار نہیں چھوڑا ہے یہ کتابیں فقیر کے پاس بجنس موجود ہیں جو چاہے دیکھ لے۔ پھر انجام آتھم کے صفحہ ۲۷ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو لفظ رسول و نبی ومرسل سے بار بار مخاطب کیا ہے اور میں (یعنی مرزا) ان کے ظاہر کرنے پر مامور ہوں (یعنی مرزا) کو ۱۲، اور اخیر میں جو یہ تاویل کی ہے کہ یہ الفاظ اپنے حقیقی معنی پر مستعمل نہیں ہیں تو یہ محض دھوکہ دہی عوام اہل اسلام اور ان کی زبان بندی ہے اس لئے کہ شرع اسلام میں ہرگز روا نہیں کہ کوئی رسول یا نبی ہونے کا خواہ مجازی معنی سے دعویٰ کرے اور اللہ تعالیٰ کسی کو بھی رسول یا نبی یا مرسل کے لفظ سے بعد سرور خاتم ﷺ کے مخاطب فرمائے کہ یہ مناقض ہے حکم **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین، لانبوۃ ولانبی بعدی** کے جس سے ہر قسم

ا اور یہ کہ اس مرزا کے مقابلہ میں عیسائیوں اور آریوں نے اپنی کتابوں اور اخباروں اور خطوں میں آنحضرت ﷺ کو سخت ناشائستہ لفظوں اور مغلظہ گالیوں سے یاد کیا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ۔

۲ یہ بعضے مقامات مسلمانان لدھیانہ کو جمعہ کے وعظ میں دکھلائے گئے تھے جس پر مشہور تھا کہ کئی لوگ مرزا قادیانی سے منحرف ہو گئے ہیں والحمد للہ علی ذلک ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور ہر نوع نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے قابل غور یہ ہے کہ زمانہ اصلی محدث[1] حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے تیرہ سو برس سے زائد مدت تک حق تعالیٰ نے کسی کو بھی رسول و نبی و مرسل کے خطاب سے نہ فرمایا اب یہ مرزا جی جو فی الحقیقۃ عبد الدنیا و بندۂ درہم ہیں کیونکر ان خطابات کے مورد ہو گئے حاشا و کلا۔

اب ان دنوں ۷ ار فروری ۱۸۹۷ء کا مرزا جی کا ایک اشتہار ہے کہ ہم کو مکان فراخ کرنے کا دوبارہ الہام ہوا ہے دو ہزار روپیہ جماعت مخلصین جلد بہم پہنچائیں اور پہلے سے سابق قدم ہو جائیں الخ **فاعتبروا یااولی الابصار** اور جب فقیر شعبان میں وارد لاہور تھا تو ایک خط میں مولوی محمد احسن امروہی نے فقیر کو خط لکھا تھا آپ کے چند خیالات مندرجہ خطوط و نیز اشتہار مباہلہ بحضور حضرت امام مہدی یعنی مسیح موعود مصداق **امامکم منکم علیہ الصلوٰۃ والسلام** جو عاجز کے روبرو پڑھے گئے الخ اور یہ بھی مشہور ہے کہ اس نئے مولوی نے ایک رسالہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے پس اب کونسی بات رہ گئی دعویٰ نبوت و رسالت سے اور تاویل معنی مجازی کی محض عوام اہل اسلام کے بلوے کے خوف سے ہے اب سنو نمونہ توہینات انبیاء **علیہم الصلوٰۃ والثناء** کا رسالہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۷ سطر ۶ میں ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی[2] پیشگوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔ صفحہ ۸ میں ہے

---

[1] جن کے اصلی محدث ہونے کا مرزا قادیانی کو بھی اقبال ہے دیکھو رسالہ فتح اسلام کے صفحہ ۱۶ اگلے حاشیہ میں سطر ۹ سے ۱۵ تک ۱۲ عفی عنہ

[2] چونکہ مرزا کی پیشگوئیاں سب جھوٹا دعویٰ اور نری دام تزویر ہے جس کے راست ہونے کی قطعی ناامیدی ہے اس لئے مرزا جی نے یہ چالاکی دکھلائی کہ پہلے انبیاء کی پیشگوئیاں بہت غلط نکلی ہیں سو معاذ اللہ یہ محض کذب ہے بھلا خدا کا رسول کیا اور اس کی پیشگوئی غلط کیا حاشا انبیاء کے صدق و راستی پر قرآن و حدیث گواہ ہیں جس کا شمہ کتاب ''تقدیس الوکیل'' میں مذکور ہے ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اسی صورت پر ظہور نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھ لی تھی غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں زیادہ غلط نکلیں صفحہ ۳۰۲ میں مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا۔ جو شعبدہ بازی کی قسم سے ہے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے صفحہ ۳۰۳ میں ہے حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے الخ صفحہ ۶۲۹ میں ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی الخ[1]

پھر صفحہ ۴۱ رسالہ انجام آتھم میں ہے اور مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا اھ پھر صفحہ ۳ ضمیمہ رسالہ انجام آتھم سے صفحہ ۸ تک حضرت یسوع کو نادان، شریر، مکار روح والا، گالیاں بدزبانی کرنیوالا، موٹی عقل والا، جھوٹا، چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا، اس کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہ تھا۔ آپ کی تین دادیاں، نانیاں زناکار اور کسبی عورتیں تھیں۔ آپ جدی مناسبت سے کنجریوں سے میلان اور صحبت رکھتے تھے[2]۔

[1] یہ قصہ توریت سے نقل کیا ہے جس کا محرف ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور صحیح حدیث میں وارد ہے **لا تصدقوا اهل الكتاب و لا تكذبوهم** حضرت عمر جیسے محدث کو توریت سے نقل کرنے پر زجر ہوئی تھی جس پر **لو کان موسى حيا** الحدیث ارشاد ہوا تھا اب اس جھوٹے محدث کو توریت سے نقل کرنا کیونکر جائز ہوگیا ۱۲ منہ عفی عنہ۔

[2] براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ میں حضرت مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں جیسے کہ ایک درخت کے دو پھل یا ایک جوہر کے دو ٹکڑے پس واضح رہے کہ حضرت مسیح علی نبینا علیہ السلام جن کا نام نامی یسوع بھی ہے وہ تو باتفاق اہل اسلام تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے پاک اور مکارم اخلاق کے پتلے تھے مثل تمام انبیاء علیہم السلام کے مگر جب مرزا قادیانی ان کو ان صفات ذمیمہ سے موصوف جانتا ہے تو مرزا جی خود بھی نادان، شریر مکار روح والا، گالیاں بدزبانی کرنے والا، موٹی عقل والا، جھوٹا، چور، شیطان کا تابع۔ اس کے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں جس کی تین دادیاں، نانیاں، زناکار کسبی۔ خود جدی مناسبت سے کنجری باز ثابت ہوگیا کیونکہ وہ اسی جوہر کا ٹکڑہ اور اسی درخت کا دوسرا پھل ہے یہ اس کو کسی نے نہیں کہا بلکہ وہ اپنے الہام سے ایسا ثابت ہو چکا ہے ۱۲ منہ عفی عنہ۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/
https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ سب کچھ لکھ کر اخیر میں مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے کہ یسوع کا حال قرآن میں کچھ درج نہیں ہے کہ یہ کون ہے سو یہ محض جھوٹ ہے کیونکہ یسوع عیسیٰ کا ملقب ہے حضرت مسیح ابن مریم کا نام مشہور ہے کوئی ادنیٰ دانشمند بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا ہے۔ پھر ازالہ کے صفحہ ۴۷ میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا اب یہ ظاہر ہے کہ کلمات توہین انبیاء میں کسی طرح سے بھی کفر سے مخلصی نہیں ہوتی دیکھو شفاء اور اس کی شرح مولانا قاری میں اور تمام مبسوطات عقائد اسلامیہ میں یہ مسئلہ درج ہے۔ پس مرزا قادیانی اور اسکے حواری اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ یہ کس قدر سخت درجہ کے کافر ہیں چونکہ یہ بحث کتاب **''تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھرام''** میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس لئے یہاں پر اسی قدر مختصر پر کفایت کیجاتی ہے یہ بھی واضح رہے کہ مرزا جی جو اپنی پیشگوئیوں کے راست ہونے میں اشتہارات کے ذریعے سے عوام اہل اسلام کو دھوکہ دے رہے ہیں تو اولاً معلوم ہو کہ پیشگوئیوں کا معاملہ مسلمان ہونے کے بعد پرکھا جاتا ہے مرزا جی اول مسلمان بن لیں پھر پیشگوئی وغیرہ کا نام لیں۔ ثانیاً مرزا جی ہمیشہ کاذب ہوتے رہے اگر سارا ذکر کروں تو ایک دفتر مرتب ہو جائے گا بہت لوگوں نے اس کی بابت بہت کچھ لکھا ہے فقیر اس میں اپنا قیمتی وقت رائگاں نہیں کرتا مگر نمونہ ظاہر کئے بغیر نہیں رہتا دیکھو بڑی پیشگوئی لیکھرام کی موت ہے جس پر مرزا اور مرزائیوں کو سخت ناز ہے اس کی بابت مرزائی اخیر ورق سبز رنگ رسالہ ''برکات الدعا'' کے حاشیہ پر لکھا تھا کہ ۲ اپریل ۱۸۹۳ء مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۱۰ھ میں ایک فرشتہ غلاظ شداد لیکھرام کی سزا دہی کے لئے مامور کیا گیا ہے اھ ملخصاً غور کرو کہ چار سال سے زائد مدت تک فرشتہ کو لیکھرام نہ ملا جواب چار سال

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے زائد مدت کو وہ مقتول ہوا **هل هذا الاهذیان**۔ پھر جلسہ تحقیق مذاہب میں پسندیدگی مضمون مرزا جی کا الہام جس اضغاث احلام کو وہ خود اور عبدالقادر لدھیانوی اپنے خط میں مشتہر کرتا ہے سو باوصف تخلف مکان جلسہ وایزاد تاریخ جلسہ کے اس مضمون سے کون سے آریہ یا عیسائی وغیرہ ایمان لے آئے۔ جسے پسندیدگی مضمون معلوم ہوئی۔ معہذا

گاہ باشد کہ کودک ناداں بغلط بر ہدف زند تیرے

مشہور ہے **اللھم یا کریم یا رحیم یا ارحم الراحمین**. جیسے کہ تیرے فضل وکرم سے پیشتر ماہ شعبان مدت انتظار مباہلہ میں لاہور میں بارش ہو کر آٹھ سیر گیہوں کی گیارہ سیر ہوگئی تھی ویسے اب مذنب فقیر قوی امید بلکہ یقین رکھتا ہے کہ اس عمل خیر تحریر تردید مرزا اور مرزائیوں میں بھی ہم عاجز بندوں پر رحم فرما اور ہمارے گناہ معاف کر اور سچی توبہ کی توفیق رفیق فرما۔ **اللھم ربنا اغفرلنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعترته وسلم اجمعین**. شہر لدھیانہ میں ١٦ شوال ١٣١٤ھ میں حسن اختتام پایا۔

www.aqaidesilf.net

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari